Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱/۳۶ | بدھ یکم رمضان ۱۴۰۲ھ ۲۳ احسان ۱۳۶۱ ہش ۲۳ جون ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۳۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ احسان/جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بخار اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے خون اور پیشاب کا ٹیسٹ دوبارہ کیا جا رہا ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

• محترم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب کی طبیعت عرصہ دس روز تک بخار جاری رہنے کے بعد اب بہتر ہے۔ بخار اتر گیا ہے ابھی انفیکشن اور کمزوری باقی ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس مخلص خادمِ سلسلہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کا دور جماعتِ احمدیہ کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے

آپ کی بابرکت مساعی سے افریقہ میں "احمدیہ" کا لفظ عزّ و شرف کا ہم معنی شمار ہونے لگا:

ہم انشاء اللہ حضور نور اللہ مرقدہٗ کی تحریکات اور ہدایات پر تا زیست عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے رہینگے

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث نور اللہ مرقدہٗ کی وفات حسرت آیات پر مجلس تحریک جدید ربوہ کی قرارداد تعزیت:

ہم ممبران مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ و جملہ کارکنان سیدنا و امامنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے فرزند جلیل حضرت اقدس ..... کے قدموں میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین۔

آپ اللہ تعالیٰ کی بشارات اور پیشگوئیوں کے مطابق ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ نے آپ کے تقریباً سترہ سالہ دورِ خلافت میں ہر جہت سے انقلابی ترقی کی۔ دنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی نظام مستحکم کرنے کے لحاظ سے آپ کا دورِ خلافت جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔

آپ نے نصرت جہاں کی آسمانی سکیم کے ذریعہ مغربی افریقہ کے نصف درجن سے زائد ملکوں میں متعدد احمدیہ ہسپتال کھول کر اور بیسیوں سیکنڈری سکول اور دیگر تعلیمی ادارے قائم کر کے اہل افریقہ کے دلوں کو ایسا جیتا کہ وہ آپ کے گرویدہ ہو گئے اور وہاں کے لوگوں کی نگاہ میں "احمدیہ" کا لفظ عزّ و شرف کا ہم معنی شمار ہونے لگا۔

آپ نے تمام دنیا میں محبت کا پیغام دیا۔ خلافت پر فائز ہونے کے بعد آپ نے سات غیر ملکی سفر کئے اور یورپ کے متعدد ممالک کے علاوہ امریکہ اور افریقہ کے کئی ممالک میں تشریف لے گئے۔

آپ نے متعدد تحریکات جاری فرمائیں جن میں سب سے بڑی تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تا ظلہٗ موعود کو اپنے فضل سے بلند تر درجات قرب سے نوازے۔ آپ کی پاک روح پر تا ابد اپنی رحمتیں نازل کرتا رہے اور ہر آن آپ کے درجات میں اضافہ کرتا چلا جائے۔ آمین!

ہم انشاء اللہ حضور رحمہ اللہ کی تمام جاری فرمودہ تحریکات اور ہدایات پر تا دم زیست عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم حضور کی حرم محترم۔ صاحبزادگان۔ صاحبزادیاں۔ ہمشیرگان اور دیگر افرادِ خاندان کے ساتھ اس شدید صدمہ اور انتہائی غم میں ہر طرح شریک ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(نذیر احمد مبشر)

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ سے جو محبت اور پیار ہم نے حاصل کیا اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا

ربوہ کے باسکٹ بال کے کھلاڑیوں اور منتظمین کی طرف سے قراردادِ تعزیت

ربوہ کے باسکٹ بال کے کھلاڑیوں اور منتظمین کا ایک ہنگامی اجلاس مورخہ ۱۵ جون ۱۹۸۲ء احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں بعد از نماز مغرب زیر صدارت پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب منعقد ہوا جس میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نور اللہ مرقدہٗ کے سانحہ ارتحال پر مندرجہ ذیل قراردادِ تعزیت متفقہ طور پر پاس کی گئی:۔

ہم ربوہ کے جملہ باسکٹ بال کھلاڑی اور منتظمین قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر تمام افرادِ خاندانِ حضرت اقدس ..... اور خصوصاً حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ (حرم محترم حضور نور اللہ مرقدہٗ) اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد

(باقی صفحہ پر)

ملاقاتوں کے سلسلے میں ضروری اعلان

ماہِ رمضان کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی ملاقات نہ ہوگی۔ اشد ضروری انفرادی ملاقات صرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیشگی اجازت کے ساتھ ہو سکے گی۔

احباب سے درخواست ہے کہ انفرادی ملاقات کے لیے پیشگی منظوری حاصل ہونے کے بعد تشریف لائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

جماعتِ انگلستان کا پیغام

"انگلستان کے سب احمدیوں نے بفضل خدا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ اور اپنا رہنما دلی محبت اور خلوص کے ساتھ تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا ہے اور حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی ہے۔"

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۳ر احسان ۱۳۶۱ ہش

اصل الاصول کا درجہ رکھنے والا ہمارا ایک عہد

اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب جماعت احمدیہ کو خلافت کی عظیم الشان نعمت سے دائمی طور پر سرفراز فرمایا ہے۔ یہ عظیم الشان نعمت قرآن مجید کی آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا کی رُو سے ہمارے لئے حبل اللہ کا درجہ رکھتی ہے۔ خلافت کا یہ آسمانی نظام جماعتی اتحاد و ائتلاف کی حتمی اور یقینی ضمانت ہے۔ فی الحقیقت یہی وہ اساس ہے جس پر جماعتی نظام اور باہمی اتحاد و ائتلاف کی پوری عمارت قائم ہے خلافت احمدیہ کا اصل الاصول وہ عہد ہے جو سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالےٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ کے قیام کے وقت سلسلہ بیعت کا آغاز کرتے ہوئے جملہ بیعت کنندگان سے لیا تھا اور وہ دس شرائط بیعت میں دسویں شرط کے طور پر ان الفاظ میں درج ہے:۔

"بیعت کنندہ سچے طور سے اس بات کا عہد کرے کہ ۔ اس عاجز سے عقدِ اخوت میں محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقات اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔"

(اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

یہ عہد سورۃ الاحزاب کی آیت ۷ کی روح کے عین مطابق ہوتے ہوئے فی الاصل ایک قرآنی عہد ہے۔ اسی عہد پر سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالےٰ کی سلامتی ہو آپ پر) کے وصال کے بعد حسب بشارات خلافت احمدیہ معرض وجود میں آئی اور اس وقت سے بحمد اللہ آج تک جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری و ساری رہے گی۔

ابھی حال ہی میں اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ظہور قدرت ثانیہ کے نہایت مقدس و بابرکت تسلسل میں ہمیں خلافت رابعہ کے قیام سے سرفراز فرمایا ہے۔ اس نے ہمیں قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک پر ایک دفعہ پھر اسی عہد کی تجدید کی توفیق بخشی ہے جو خلافتِ احمدیہ کا اصل الاصول ہے۔ ہم نے حضور ایدہ اللہ سے عقدِ اخوت میں محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہنے کا عہد کیا ہے اور یہ عہد بھی کیا ہے کہ ہم بفضل اللہ تعالےٰ اس عقدِ اخوت میں ایسے اعلیٰ درجہ کے ثابت ہوں گے کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقات اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جائے گی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اس عہد کو جو آج سے ۹۲ سال قبل ہم نے بتوفیق الٰہی سیدنا حضرت اقدس کے دستِ مبارک پر باندھا تھا اور جسے ہم آپ کے بعد آپ کے جانشینوں کے ہاتھ پر نسلاً بعد نسلٍ باندھتے چلے آرہے ہیں ہمیشہ اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھیں اور اسے ایک لمحہ کے لئے بھی فراموش نہ ہونے دیں۔ اس عہد کو بدل و جان پورا کرنے پر ہی ہمارے حزب اللہ میں شامل ہونے کا دارومدار ہے۔

اس نہایت ہی اہم عہد کو پورا کرنے کا یہ طریق ہے کہ ہم قرآنی حکم کے بموجب اپنے سارے دل اور ساری جان کے ساتھ سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دامن کے ساتھ وابستہ رہیں۔ آپ سے ایسی محبت رکھیں اور آپ کی اطاعت میں ایسے گم ہوں کہ اپنا سب کچھ حتیٰ کہ جان تک فدا کرنے کے لئے ہر دم تیار نظر آئیں۔ ہماری ساری توجہ، ساری محبت و عقیدت اور اطاعت خدا اور رسولؐ اور حضرت اقدس کے بعد آپ ہی کے ساتھ خاص ہو۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو ایسے مقام پر کھڑا کیا ہے کہ اب ہماری تمام تر توجہات تمام تر عقیدتوں، تمام تر محبتوں اور تمام تر اطاعتوں کا مرکز و محور آپ ہی کی ذات والا صفات ہونی چاہیئے۔ خدائی فیصلہ کے بعد جماعت میں اب یہ مقام بجز آپ کے اور کسی کو حاصل نہیں ہے۔

ہمارے مثالی اتحاد و اتفاق، ہماری ضرب المثل کا درجہ رکھنے والی اجتماعیت، ہماری عند اللہ حزب اللہ میں شمولیت اور ہمارے ذریعہ رونما ہونے والے دین حق کے موعودہ غلبہ کا راز اسی میں ہے کہ ہم اس اصل الاصول کو مضبوطی سے پکڑے رہیں کہ ہماری محبت و عقیدت اور اطاعت اب آپ ہی سے خاص ہے اور عہد طاعت در معروف کے تحت اب آپ ہی کا ہر ارشاد ہمارے لئے واجب التعمیل ہے۔ آپ کا وجود باجود ہی وہ مرکز و محور ہے جس کے گرد بلا استثناء ہم سب کی محبتیں اور طاعتیں گھومتی اور چکر لگاتی ہیں۔ جماعت میں عند اللہ دوسرے ذی مرتبت احباب حتیٰ کہ خود نظام جماعت کی اطاعت بھی آپ ہی کے واسطے اور وسیلہ سے فرض ہے۔

اسی اصل الاصول پر ہم آج تک ترقی کرتے چلے آرہے ہیں۔ اسی اصل الاصول کی بدولت ہمیں دین حق کو دنیا میں پھیلانے اور اسے سربلند کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور اسی اصل الاصول کے طفیل ہمیں عند اللہ حزب اللہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔ آئندہ بھی اسی اصل الاصول کو مضبوطی سے پکڑے رہنے سے غلبۂ حق کے وہ تمام وعدے جو اللہ تعالےٰ نے ہم سے کئے ہیں پورے ہونگے اور دنیا اس قرآنی صداقت کے یہ تمام و کمال عملی ظہور کا ایک دفعہ پھر مشاہدہ کرے گی کہ فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بلند مرتبہ و بلند مقام کے حقیقی عرفان سے ہمیشہ بہرہ ور رکھے اور حکم خداوندی کے بموجب خدا اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے فرزند جلیل سیدنا حضرت اقدس کے بعد امور معروفہ میں اپنی تمام تر محبتوں، عقیدتوں اور اطاعتوں کو ہمیشہ آپ ہی کے ساتھ خاص رکھنے اور اس طرح حزب اللہ میں شامل رہتے ہوئے عند اللہ فائز المرام ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم خدا تعالےٰ کے خاص فضل کے نتیجہ میں اپنے عہد طاعت در معروف اور اپنے بے مثل عقدِ اخوت میں ایسے ثابت قدم نکلیں کہ شیطان ہم سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جائے۔ اور وہ ہم میں سے کسی ایک کو بھی اپنے اس عہد سے جو ہماری اجتماعیت کا اصل الاصول ہے منحرف کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اے ارحم الراحمین تو ایسا ہی کر اور ہم پر ہمیشہ اپنے فضل کا سایہ رکھ۔ آمین اللّٰھم آمین

مرحبا خلافتِ رابعہ

مرحبا چوتھے خلیفۃ المسیح کا انتخاب
تمکنت کا۔ دیں کے استحکام کا عظمت کا باب

ہم نے دیکھا دل کی آنکھوں سے فرشتوں کا نزول
معجزہ مسجد مبارک میں ہوا جب بے نقاب

مرحبا مرزا مبارک کی صدارت کا وقار
عزم و ضبط و اتقا و اتقا تھے ہمرکاب

احمدیت کی درخشاں ہو گئی شان اصول
تھے قواعد حکمراں پیش نظر تھی الکتاب

سن بیاسی کے مہِ احسان کا وہ دن تھا دن
سب دلوں پر چھا گیا جس دن سکینت کا سحاب

میرزا طاہر ہوئے جب منتخب بالاتفاق
ہو گیا جلوہ نما مسند پہ گویا ماہتاب

میں بھلا سکتا نہیں بیعت کا وہ منظر کہ جب
ہاتھ ظفر اللہ کا پہلا ہوا عزت مآب

کس قدر بیتاب تھے جب انس و لقمان و فرید
ہاتھ تھا ان کا ہو بیعت کے لئے آگے شتاب

یاد ہے وہ آنسوؤں کی رَو کا نظارہ نصیر
اور خلیفۃ المسیح الرابع کا وہ خطاب

شیخ نصیر الدین احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیاتِ طیبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی

○ پاکیزہ بچپن ○ عظیم والدہ کی تربیت ○ خدماتِ دین

قبل از منصبِ خلافت ● ۱۸ دسمبر ۱۹۲۸ء تا ۱۰ جون ۱۹۸۲ء

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ ربوہ)

قسط اوّل

نہایت پیارا نام

عربی زبان میں طاہر کے معنی پاک وصاف ستھرا، منزّہ، بے عیب، عفیف اور مقدس کے ہوتے ہیں۔ (المعجم الاعظم۔ لسان العرب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نام اس درجہ پیارا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے تیسرے بیٹے کا نام طاہر رکھا (ابنِ ہشام)۔ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بسمل نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف ارجح المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب کے ص۵۵ پر اپنی یہ تحقیق درج کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ چہارم، شیرِ خدا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ایک نام الطاہر بھی ہے۔

حضرت ابن اثیر نے اُسد الغابہ میں ایک بزرگ صحابی طاہر بن ابی ہالہ کا ذکر فرمایا ہے جو ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے خاندان میں سے تھے اور جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے ایک علاقے کا گورنر بھی مقرر فرمایا تھا۔

علاوہ ازیں اسلامی لٹریچر سے ثابت ہے کہ گزشتہ چودہ صدیوں میں مدینہ، حضرموت، یمن، مصر، حمص۔ ٹیونس، بغداد۔ الجزائر۔ خراسان، قزوین، طبرستان، بخارا، ہمعان، سندھ اور دکن میں اس نام کی بہت سی نامور شخصیتیں گزری ہیں یہ مشاہیر اُمت مفسّر۔ محدث فقیہہ۔ صوفی، مؤرخ۔ قاری نحوی۔ ادیب حساب دان۔ طبیب، سپہ سالار اور بادشاہ غرض کہ ہر طبقہ سے تعلق رکھتے تھے (معجم المولفین از عمر رضا کحالہ۔ المنجد فی اللغۃ والاعلام۔ اور دائرہ معارف اسلامیہ شائع کردہ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ قاموس المشاہیر از نظامی بدایونی۔ فقہائے ہند از محمد اسحاق بھٹی۔)

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی ولادت آپ کے ننہال اور ۱۹۲۸ء کی اہمیت

دینِ حق کی نشأۃ ثانیہ کے موجودہ دور میں یہ پیارا نام ایک ایسے خدا نما وجود سے وابستہ ہوا ہے جو آسمانِ روحانیت کے برجِ چہارم پر ہمیشہ مہتاب بن کر چمکتا رہے گا۔ میری مراد جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ہمام سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہے جو موعودِ آخر الزمان حضرت اقدس کے پوتے اور حضرت مصلح موعود کے لختِ جگر اور آپ ہی کی خوبو اور آسمانی صفات و برکات کا ظل و عکس ہیں۔ آپ حضرت مصلح موعود کے حرم ثالث حضرت سیدہ اُمّ طاہر مریم بیگم صاحبہ کے بطنِ مبارک سے ۱۸ دسمبر ۱۹۲۸ء کو پیدا ہوئے۔ (الفضل ۲۱ دسمبر ۱۹۲۸ء)

آپ کے نانا حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کلر سیداں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے ایک مشہور خاندانِ سادات کے چشم و چراغ تھے جن کا شجرۂ نسب متعدد واسطوں کے ساتھ خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ رابع حضرت علی المرتضیٰ اسد اللہ الغالب تک پہنچتا ہے آپ کے پڑنانا سید گل حسن شاہ صاحب صوفی منش اور تارک الدنیا بزرگ تھے آپ کو پیری مریدی سے نفرت تھی۔ اسی لیے آپ اپنے اقربا کو دنیا داری میں منہمک دیکھ کر کلر سیداں سے موضع سہالہ چوہدراں میں (جہاں آج کل اسٹیشن ہے) گوشہ نشین ہو گئے۔ اس کے قریب ہی ناڑاں سیداں میں ان کے مالکانہ حقوق تھے اور طبابت بھی کرتے تھے۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے اپنی خود نوشت سوانح میں (جو شعبہ تاریخ احمدیت میں محفوظ ہے) تحریر فرمایا ہے کہ "سلطنت مغلیہ کے ایام میں کلر سیداں ایک مشہور قلعہ تھا جس کے تحت سترہ چھوٹے بڑے قلعے مضافات میں تھے ایک وسیع علاقہ تھا جس کا انتظام سادات کے سپرد تھا۔ پانی پت کی تیسری لڑائی میں ساداتِ کلر کی فوج اور کہوٹہ کے گکھڑوں کی فوج نے مرہٹوں کی فوج کے دانت کھٹے کر دیئے تھے۔ سکھوں کی عمل داری میں رنجیت سنگھ نے سادات کلر کے ساتھ عہد موالات قائم کیا ہوا تھا اور انہوں نے چیلیانوالی کی مشہور لڑائی میں انگریزوں کے خلاف سکھوں کی مدد کی تھی۔ جس میں سکھوں اور ان کے مددگاروں کو شکست ہوئی۔ انگریزوں نے کلر کا قلعہ تو وہ خاک بنا دیا اور تمام مملوکہ دیہات سے سادات محروم کر دیئے گئے بجز قصبہ کلر اور چند مواضع کی اراضی کے جس میں موضع ناڑہ سیداں بھی تھا جہاں حضرت سید گل حسن شاہ کے مالکانہ حقوق قائم رہے"۔

(قلمی مسودہ ص۱)

حضرت گل حسن شاہ کے فرزند اور ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کے نانا حضرت ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب، عابد و زاہد اور مستجاب الدعوات بزرگ اور صوفی مرتاض تھے آپ ۱۹۰۱ء میں حضرت اقدس کے دستِ مبارک پر بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ کی روایت ہے کہ

"ایک دن (حضرت اقدس)... باغ میں ایک چارپائی پر تشریف رکھتے تھے اور دوسری دو چارپائیوں پر مفتی محمد صادق صاحب اور شیخ رحمت اللہ مرحوم وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک بوری نیچے پڑی ہوئی تھی۔ اس پر میں دو چار آدمیوں سمیت بیٹھا ہوا تھا۔ میرے پاس مولوی عبد الستار خاں صاحب بزرگ بھی تھے۔ حضرت صاحب کھڑے تقریر فرما رہے تھے۔ کہ اچانک حضور کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا ڈاکٹر صاحب آپ میرے پاس چارپائی پر آکر بیٹھ جائیں۔ مجھے شرم محسوس ہوئی کہ میں حضور کے ساتھ برابر ہو کر بیٹھوں۔ حضور نے دوبارہ فرمایا کہ شاہ صاحب آپ میرے پاس چارپائی پر آجائیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں یہیں اچھا ہوں۔ تیسری بار حضور نے خاص طور پر فرمایا کہ آپ میری چارپائی پر آکر بیٹھ جائیں کیونکہ آپ سید ہیں اور آپ کا احترام ہم کو منظور ہے"

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۷۴ تا ۲۷۵ مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

حضرت سید عبد الستار شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپریل ۱۹۲۷ء میں اپنی اولاد کے لیے ایک مفصل وصیت تحریر فرمائی جس میں خاص طور پر یہ ہدایت دی کہ

"اپنی قوم سادات کی اصلاح اور بہبودی کے لیے بھی خاص کر دردِ دل سے تم دعائیں مانگو اور ان کو خوب تبلیغ کرو"

(وصیت صفحہ ۲۴)

حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب نے ۲۳ جون ۱۹۳۷ء کو بعمر ۷۵ سال انتقال کیا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی ولادت باسعادت جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے ۱۸ دسمبر ۱۹۲۸ء کو قریباً ۱۲ بجے دن کے ہوئی۔

۱۹۲۸ء کا سال سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں بہت ہی مبارک سال ہے کیونکہ اس سال حضرت مصلح موعود نے سائمن کمیشن کی آمد پر مسلمانانِ ہند کی رہنمائی فرمائی۔ گھروں میں درس جاری کرنے کی تحریک کی۔ جامعہ احمدیہ کے نام سے ایک عظیم الشان ادارہ قائم فرمایا۔ سیرت النبیؐ کے بابرکت جلسوں کی بنیاد رکھی۔ ایک ماہ تک مسجد اقصیٰ میں سورۃ یونس سے سورۃ کہف تک کا ایمان افروز درس دیا جس میں مرکز احمدیت کے علاوہ بیرونی احباب بھی بکثرت شامل ہوئے جس میں اکثریت گریجوایٹ وکلاء کالجوں کے طلبا اور حکومت کے معزز عہدیداروں اور رؤسا پر مشتمل تھی درس القرآن کی مصروفیات کے بعد حضور نے الفضل کے ذریعہ نہرو رپورٹ پر اپنی رائے کا اظہار فرمایا جو نہرو رپورٹ اور مسلمانوں کے مصالح کے عنوان سے ۲ اکتوبر ۱۹۲۸ء سے ۲ نومبر ۱۹۲۸ء تک سات قسطوں میں مکمل ہوا۔ یہ مضمون مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔ اور مسلمانوں کے سیاسی حلقوں میں از حد مقبول ہوا۔ حضور کی اس عظیم الشان قومی خدمت کا غلغلہ بلند ہو ہی رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد جیسا فرزند ارجمند عطا فرمایا اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کا یہ خاص فضل نازل ہوا کہ بٹالہ سے قادیان تک کے سفر کی تکالیف کا بھی خاتمہ ہو گیا اور آپ کی ولادت کے اگلے روز یعنی ۱۹ دسمبر ۱۹۲۸ء کو قادیان میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریل گاڑی بھی پہنچ گئی۔ قادیان ریلوے کے افتتاح کی تقریب پر قادیان کے بہت سے احمدیوں کے علاوہ خود حضرت مصلح موعود تین بجے دوپہر امرتسر تشریف لے گئے۔

(الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۲۸ء و تاریخ احمدیت جلد ۶ صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲۱)

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سوانح قبل از خلافت کو تین ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔ ۱۔ بچپن اور تعلیم و تربیت (۲) خلافتِ ثانیہ میں دینی خدمات (۳) خلافت ثالثہ میں دینی خدمات۔

پہلا دور: بچپن اور تعلیم و تربیت

آپ کی پیاری والدہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ ایک نہایت پارسا اور بزرگ خاتون تھیں۔ خدا تعالیٰ اور اس کے پاک رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور پاک کتاب قرآن مجید سے آپ کو ایک بے نظیر محبت تھی اور آپ کی دلی خواہش تھی کہ آپ کی اولاد خصوصاً آپ کے اکلوتے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی اسی رنگ میں رنگین ہوں۔ اور اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے مثالی عاشق نہیں اور اس مقصد کے لیے آپ نہایت التزام اور تضرع اور عاجزی سے دعائیں کرتیں اور اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر کر دیتیں۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔

"امی ..... اپنی اولاد کے لیے ہر قسم کی دینی ترقیات کے لیے بھی بہت دعائیں کرتی تھیں اور خاص طور پر میرے لیے۔ کیونکہ امی کے یہ الفاظ مجھے کبھی نہ بھولیں گے اور وہ وقت بھی کبھی نہ بھولے گا کہ جب ایک دفعہ امی کی آنکھیں غم سے ڈبڈبائی ہوئی تھیں آنسو چھلکنے کو تیار تھے اور امی نے بھرائی ہوئی آواز میں مجھے کہا کہ طاہری میں نے تو خدا تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ اے خدا مجھے ایک ایسا لڑکا دے جو نیک اور صالح ہو اور حافظ قرآن"

(الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۴۴ء صفحہ ۴)

حضرت اُمّ طاہر دعا کے ساتھ ساتھ تربیت اولاد کے اسلامی اصولوں کی نہایت سختی سے پابندی کرتی تھیں اور کوئی موقع تربیت کا ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھیں۔ آپ کا اندازِ تربیت کتنا پُرجذب، مؤثر اور دلکش ہوتا۔ اس کا اندازہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے بیان فرمودہ چند واقعات سے بخوبی ہو سکتا ہے

اوّل اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کوئی واقعہ سامنے آتا تو امی کہ اللہ تعالیٰ دیکھو طاہری! اللہ اپنے بندوں سے کتنی محبت کرتا ہے۔ اور اس کی مثال میں مجھے بعض دفعہ حضرت موسےٰ اور گڈریے کا قصہ سناتیں۔ اور کچھ اس انداز سے اور اس پیار بھرے لہجہ سے خدا کا ذکر کرتیں کہ ہر ہر لفظ گویا محبت کی کہانی ہوتا۔ اور پھر اسی طرح خدا کے پاک کلام قرآن پاک سے بے انتہا محبت تھی۔ سوائے اس کے کہ بیمار ہوں روزانہ صبح نماز سے فراغت حاصل کر کے قرآن کریم پڑھتی تھیں۔ اور مجھے بھی پڑھنے کے لیے کہتی تھیں۔ جب میں پڑھتا تھا تو ساتھ ساتھ میری غلطیاں درست کرتی جاتی تھیں۔ اور مجھے نماز پڑھانے کا ایسا شوق تھا کہ بچپن سے ہی کبھی پیار سے اور کبھی ڈانٹ کر مجھے نماز کے لیے مسجد میں بھیج دیا کرتی تھیں۔ اور اگر میں کبھی کچھ کوتاہی کرتا تو بڑے افسوس اور حیرت سے کہتیں کہ طاہری تم میرے ایک ہی بیٹے ہو۔ میں نے خدا سے تمہارے پیدا ہونے سے پہلے بھی یہی دعا کی تھی۔ کہ اے میرے رب مجھے ایسا لڑکا دے جو نیک ہو اور میری خواہش ہے کہ تم نیک بنو اور قرآن شریف حفظ کرو۔ اب تم نمازوں میں تو نہ کوتاہی کیا کرو۔ مگر جب میں نماز پڑھ لیتا۔ تو میں دیکھتا کہ امی کا چہرہ وفورِ مسرت سے تمتما اٹھتا۔ اور مجھے بھی تسکین ہوتی۔ پھر مجھے اکثر کہتیں "طاہری قرآن کریم کی بہت عزت کیا کرو"۔

دوم "امی ابا جان[1] کی رضا کو اس قدر ضروری خیال کرتی تھیں کہ بعض دفعہ بالکل چھوٹی چھوٹی باتوں پر جن کی طرف ہمارا خیال بھی نہ تھا امی نظر رکھتی تھیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نے مچھلی کے شکار کو جانا چاہا۔ سب تیاری مکمل کر لی۔ بس صرف ابا جان سے پوچھنے کی کسر باقی رہ گئی۔ میں نے امی سے کہا کہ مجھے ابا جان سے اجازت لے دیں۔ کیونکہ اور لوگوں کی طرح ہم بھی اپنے ابا جان سے متعلق کام امی کے ذریعہ ہی کرایا کرتے تھے۔ امی نے پوچھا مگر ابا جان نے جواب دیا کہ تم کل جمعہ میں وقت پر نہیں پہنچ سکو گے۔ مگر میں نے وعدہ کیا کہ ہم ضرور وقت پر پہنچ جائیں گے۔ جس پر ابا جان نے اس شرط پر اجازت دے دی۔ امی نے اجازت تو دے دی مگر باہر آ کر مجھے کہا کہ طاہری میں تمہارے ابا جان کی طرف سے محسوس کرتی ہوں کہ تمہارے ابا جان نے اجازت دل سے نہیں دی۔ میں نہیں چاہتی کہ تم اپنے ابا جان کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرو۔ تم میری خاطر آج شکار پر نہ جاؤ۔ کسی اور دن چلے جانا۔ اگرچہ سب سامان مکمل تھا مگر امی نے مجھے کچھ اس طرح سے کہا کہ میں انکار نہ کر سکا اور .... اس طرح شکار کا ارادہ چھوڑ دیا"۔ (الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۴۴ء صفحہ ۴)

روزمرہ کی گوناگوں مصروفیات کی

سوم وجہ سے اولاد کی طرف خاص توجہ دینے کی فرصت نہیں ملی۔ مگر ہم سے توقعات ایسی بلند رکھی ہوئی تھیں کہ گویا ۲۴ گھنٹے ہمیں پر کھپاتی ہیں۔ ہماری غلطیوں پر سخت ناراض ہوتی تھیں۔ اور بعض اوقات بدنی سزا بھی دیتی تھیں۔ زیادہ تر غصہ بچے کی ضد پر آتا تھا اگر کوئی بچہ اپنی ضد پر اڑ کر بیٹھ جائے تو اس وقت تک نہیں چھوڑتی تھیں جب تک اس کی ضد نہ توڑ لیں۔ نصائح عام طور پر اس رنگ میں کرتی تھیں کہ دل میں اتر جاتی تھیں۔ اگر کسی امر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دینا ہو تو وہ ضرور دیتی تھیں۔ مثلاً ایک دفعہ بہشتی مقبرہ سے دعا کر کے واپس آ رہے تھے راستے میں کوئی شخص گزرا جس نے نہ ہمیں سلام کیا نہ میں نے اسے۔ اس پر مجھ سے بہت مایوس ہوئیں۔ کہ تمہیں اتنا بھی سلیقہ نہیں کہ راستہ چلتوں کو سلام کہو۔ میں نے کہا اس نے بھی تو نہیں کہا تھا تو کہنے لگیں تمہیں اس سے کیا غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سب کو پہلے سلام کیا کرتے تھے۔ پھر نصیحت کی کہ دیکھو خواہ کوئی واقف ہو یا ناواقف ہو اسے پہلے سلام کیا کرو" (تابعین اصحاب احمد جلد سوم سیرۃ اُمّ طاہر مؤلفہ صلاح الدین ملک ایم اے صفحہ ۲۰۹ تا ۲۱۰)

دراصل یہ آسمانی تربیت تھی جس کا ظاہری انتظام اللہ تعالیٰ نے اپنی مصلحت کاملہ سے حضرت اُمّ طاہر کے سپرد فرمایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے حیرت انگیز اثرات بچپن میں ہی بہت ہی نمایاں رنگ میں ظاہر ہونے لگے چنانچہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب معالج خصوصی حضرت مصلح موعود رضؓ نے ایک دفعہ بتایا کہ:۔

"صاحبزادہ میاں طاہر احمد صاحب کا ایک عجیب واقعہ میں تا زیست نہ بھولوں گا۔ ۱۹۳۹ء کی بات ہے۔ جبکہ حضرت (مصلح موعود ناقل) ایدہ اللہ تعالیٰ دھرم سالہ میں قیام پذیر تھے اور جناب عبدالرحیم صاحب نیرؔ بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضور کے ہمراہ تھے۔ ایک دن نیرؔ صاحب نے اپنے خاص لب و لہجہ کے ساتھ کہا کہ میاں طاہر احمد آپ نے یہ بات نہایت اچھی کی ہے جس سے میرا دل بہت خوش ہوا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کو کچھ انعام دوں۔ بتلائیں آپ کو کیا چیز پسند ہے تو اس بچہ نے جس کی عمر اس وقت ۱۰½ سال تھی۔ برجستہ کہا "اللہ" نیرؔ صاحب حیران ہو کر خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا نیرؔ صاحب! اگر طاقت ہے تو اب میاں طاہر احمد کی پسندیدہ چیز دیجیے مگر آپ کیا دیں گے۔ اس چیز کے لینے کے لیے تو اب خود ان کے والد کے قدموں میں بیٹھے ہیں"

(تابعین اصحاب احمد جلد سوم سیرۃ اُمّ طاہر مؤلفہ صلاح الدین ایم اے صفحہ ۲۶۲-۲۶۳)

(باقی)

[1] یعنی حضرت مصلح موعود

فہرست حفاظ برائے جماعتہائے احمدیہ

(قسط دوم)

	نام حافظ	نام جماعت
۴۱	مکرم حافظ مبارک احمد صاحب	ٹیکسلا
۴۲	" " محمد برھان صاحب	کوٹلی آزاد کشمیر
۴۳	" " محمد اختر صاحب	اور حسان
۴۴	" " محمد یقین صاحب	وزیر آباد
۴۵	" " نصیر احمد صاحب بھٹی	رحیم یار خاں
۴۶	" " ظہور چوہدری صاحب	اسلام آباد
۴۷	" " محمد امجد عارف صاحب	حافظ آباد
۴۸	" " غلام حسین صاحب	مسجد بشیر ربوہ
۴۹	" " غلام محمد صاحب	شیخوپورہ
۵۰	" " ناصر احمد صاحب	مغلپورہ لاہور
۵۱	" " مبارک احمد صاحب	کوئٹہ
۵۲	" " عبدالخالق سہرانی	شالیمار لاہور
۵۳	" " محمد اکرم صاحب	مسجد فضل، فیصل آباد
۵۴	" " رانا منظور احمد صاحب	دارالذکر، " "
۵۵	" " محمد یحییٰ صاحب	کریم نگر " "

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینِ حق کی سربلندی کیلئے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہٗ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی

حضرت امام جماعت ایدہ اللہ جو بھی قربانی طلب کریں گے ہم اس کیلئے ہمیشہ تیار رہیں گے!

جماعتِ احمدیہ سرگودھا کی طرف سے قرارداد تعزیت اور پیمان وفا

جماعت احمدیہ سرگودھا کے ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ مورخہ ۶/۸۲ ۱۵ بعد نماز مغرب میں حسب ذیل قرارداد باتفاق رائے منظور کی گئی۔

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ سرگودھا اپنی جان سے زیادہ پیارے امام حضرت مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہٗ کی وفات پر دلی اندوہ وغم کا اظہار کرتے ہیں۔ حضور نے جس جانفشانی سے اسلام کی سربلندی کے لیے کوششیں فرمائیں وہ تا ابد یاد رکھی جائینگی اس سربلندی کے لیے آپ نے مختلف تنظیمیں قائم فرمائیں۔

نصرت جہاں سکیم۔ فضل عمر فاؤنڈیشن۔ صد سالہ جوبلی منصوبہ۔ تعلیمی سکیم۔ تعلیم القرآن دیگر منصوبے۔ آپ نے اس مقصد کی تکمیل کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف ممالک کے دورے بھی کئے۔ اور ان میں ہر قسم کی تکلیف اور مشقت برداشت کی۔ اور دنیا کے علمی طبقوں میں اسلام پر اعتراضات کے جواب دیئے اور اسکی خوبصورت تعلیم کو ظاہر کیا۔ جس کی ٹیلیویژن اور ریڈیو پر اور سینکڑوں وقیع اخبارات میں خوب تشہیر ہوئی۔ آپ نے غیر ممالک میں بہت سی مسجدیں تعمیر کروائیں اور قرآن کریم کا کئی ایک بڑی بڑی زبانوں میں ترجمہ وسیع پیمانہ پر شائع فرمایا اور کئی بڑے ہوٹلوں میں ترجموں کے رکھوانے کا اہتمام کیا۔

آپ کا ایک بہت بڑا کارنامہ قریباً ساڑھے سات سو سال بعد سپین میں مسجد احمدیہ کی تعمیر ہے جو خدا کے فضل سے ایک وسیع وعریض رقبہ پر تکمیل پا چکی ہے اور جس کے افتتاح کے لیے آپ نے ۱۰ ستمبر ۸۲ء تاریخ مقرر فرمائی۔ اس مسجد کی تعمیر سے سپین میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے سامان پیدا ہو گئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے چاہا تو اسلام ایک مرتبہ پھر قرون اولیٰ کی طرح مضبوطی پکڑے گا۔ اور سارا یورپ اس کے جھنڈے تلے آئے گا۔

غرضیکہ اسلام کی سربلندی کے لیے آپ نے اپنی عمر مبارک کا ایک ایک لمحہ خرچ کر دیا اور کئی کئی راتیں مسلسل جاگ کر گزاریں۔

اللہ تعالیٰ آپ پر بیشمار برکات نازل فرمائے اور آپ کو اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں اور حضرت اقدس ..... کے مبارک قرب میں جگہ دے اور آپ کے اہل وعیال کو بھی ان برکات سے حصہ دے۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ سرگودھا یہ اقرار بھی دلی طور پر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نہایت درجہ رحم وکرم سے جو خلافت رابعہ قائم فرمائی ہے اور اپنے بے انتہا فضل سے اس کے لیے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو چوتھا خلیفۃ المسیح منتخب فرمایا ہے ہم جملہ ممبران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل اطاعت کریں گے اور حضور کی رہنمائی کے تحت اسلام کی سربلندی کے لیے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہیں گے۔ انشاء اللہ العزیز وھو الموفق

مرزا عبدالحق
(امیر جماعت احمدیہ سرگودھا)

ایثار کی معراج

اسلامی تاریخ کا ایک ایسا ایمان افروز واقعہ جس کی مثال کہیں اور نہ ملے گی۔

مسجد نبوی میں سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ لوگ جوق در جوق حاضر ہو رہے ہیں شمعِ رسالت کے پروانے جذبۂ شہادت سے سرشار اپنا اپنا نام مجاہدین کی فہرست میں درج کرانے کے لئے بے قرار ہیں۔ ہر شخص کی خواہش ہے کہ میرا نام پہلے درج ہو۔ لوگ نام بھی لکھوا رہے ہیں اور ساز و سامان کے علاوہ نقد مالی اعانت بھی پیش کر رہے ہیں۔ میدانِ جہاد میں جانے والے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کے پاس اپنے ہتھیار نہیں یہ مالی اعانت ہتھیاروں کی خرید میں کام دے گی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ لوگ جو خوشحال ہیں جہاد میں شریک ہو کر کفار سے مقابلہ بھی کریں اور بیت المال کی مالی اعانت بھی۔

آپؐ کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے ہر مسلمان کوشاں ہے جس میں خوشحال اور تنگدست کی کوئی تفریق نہیں۔ عمرؓ بن الخطاب کا کہنا ہے۔ میں ان دنوں قدرے خوشحال تھا۔ خوشحالی کیا تھی ایک مسلمان کے لئے نانِ جویں کا میسر آنا خوشحالی کی ذیل میں آتا ہے۔

تونگری بدل است نہ بمال۔ اصل خوشحالی ہے بھی اسی کا نام۔ سونے چاندی کے ڈھیر یا مال و اسباب کی بہتات خوشحالی نہیں سرمایہ پرستی کہلاتی ہے اور نفس کو کئی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ عمرؓ گھر کا سارا اثاثہ دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ایک حصہ گھر میں چھوڑتے ہیں اور دوسرا بارگاہِ نبوی میں پیش کر دیتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استفسار فرماتے ہیں عمرؓ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کے لئے کیا کچھ لائے ہو اور گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ عمرؓ جواب دیتے ہیں "میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں کل مال و اسباب کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ گھر میں چھوڑ آیا ہوں باقی بارگاہِ اقدس میں حاضر کر دیا ہے" آپؐ تبسم فرماتے ہیں عمرؓ کے دل کی کلیاں کھل اٹھتی ہیں یہی تبسم تو زندگی کی معراج ہے عمرؓ اپنی قسمت پہ نازاں و فرحاں ہیں کہ آپؐ کے تبسم کی کائنات کو سمیٹ چکا ہوں۔

"بھائی ابوبکرؓ ہمیشہ ہر معاملے میں بازی لے جاتے ہیں آج جیتیں گے تو مانوں گا"

شمعِ رسالت کے پروانے اپنی اپنی بساط کے مطابق مال و اسباب لا رہے ہیں کوئی ایک تہائی لایا ہے تو کوئی پانچواں حصہ کسی نے دس اونٹ پیش کئے ہیں تو کوئی دو گھوڑے نذرانے آیا ہے۔ اناج کی بوریاں بھی ہیں زرہ بکتر اور تلواریں بھی ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ ایک گٹھڑی سر پر اٹھائے نگاہیں نیچی کئے، مسجد نبویؐ کی طرف چلے آ رہے ہیں۔ مسجد نبوی میں قدم رکھتے ہیں تو عمرؓ کا دل بلیوں اچھلنے لگتا ہے کہ آج پالا مار لیا۔ یہ تھوڑا سا سامان یقیناً میرے اثاثے کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ صدیقؓ گٹھڑی بارگاہِ نبوت میں پیش کرتے ہیں۔

یہ ابوبکرؓ کا گھر ہے قحافہ کے بیٹے عائشہؓ کے باپ ابوبکرؓ۔ ابوبکرؓ گھر کا سامان ایک جگہ اکٹھا کر رہے ہیں۔ گھر کا اثاثہ ہی کیا ہے۔ چند کپڑے لئے مٹی کے برتن اور چھوٹا موٹا ضرورت کا سامان ایک گٹھڑی بنی ہے سارے سامان کی اور ہاں ابوبکرؓ اب دیواروں کو ٹٹول رہے ہیں۔ اسماءؓ جو آپؓ کی زوجہ ہیں پوچھ ہی لیتی ہیں کہ سامان سارا گٹھڑی میں باندھ چکے اب ان دیواروں کو ٹٹولنے کا کیا مقصد؟

"دیکھ رہا ہوں کہیں کسی دیوار میں کوئی سوئی نہ گڑی رہ جائے" ابوبکرؓ جواب دیتے ہیں۔ گھر میں ایک سوئی کا رہ جانا بھی جو مجاہدین کے کام آ سکتی ہے میرے لئے باعث ندامت ہے۔

گٹھڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھی ہے۔ اور آپؐ اپنے ساتھی و دمساز صدیقؓ سے وہی سوال کرتے ہیں جو عمرؓ سے کر چکے ہیں۔

"صدیقؓ! گھر میں کیا چھوڑ آئے اور خدا کی راہ میں پیش کرنے کیا لائے ہو"؟

"مال و اسباب تو جو تھا آپ کے سامنے ہے اور راہِ خدا میں قربان۔ رہے گھر والے تو ان کے لئے خدا اور رسولؐ کافی ہیں" ابوبکرؓ جواب دیتے ہیں تو کائنات وجد میں آ جاتی ہے

ابوبکرؓ کا یہی انداز تھا جس پر لوگ رشک کرتے تھے اور رسولِ خدا آپ کو محبوب رکھتے تھے۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یقین کر لیا کہ اس آسمان کے نیچے اور زمین کی پشت پر کوئی شخص ایسا نہیں جو راہِ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے ایثار و قربانی کے معاملے میں ابوبکرؓ کا مقابلہ کر سکے۔

سبحان اللہ، اللہ اکبر کتنی فدائیت اور قربانی تھی خدا کے ان پیارے وجودوں میں۔ خدا تعالیٰ ہمیں بھی بڑھ چڑھ کر اس زمانہ کے تبلیغی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ احمدیت سے والہانہ عقیدت کا ایمان افروز مظاہرہ

مکرم منظور صادق صاحب ـــ راولپنڈی

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر، نافلہ موعود خلیفۂ ذوالقرنین اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ اور اس بابرکت اور اکناف عالم میں پھیلی ہوئی عالمگیر جماعت احمدیہ کے ایک کروڑ سے زیادہ فرزندان احمدیت کے محبوب اور جان سے عزیز وجود کو بچانے کی تمام ممکنہ تدابیر۔ علاج۔ پُرسوز دعاؤں اور صدقات کے باوجود خدائی تقدیر غالب آئی اور

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

کا ارشاد ربانی پورا ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ دنیا دارِ فانی ہے۔ یہاں کسی کو قرار نہیں اور حضرت اقدس کے مبارک الفاظ میں ؎

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے

ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور اس کی مرضی کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں کیونکہ وہ قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔ موت برحق ہے اس سے کسی کو فرار نہیں لیکن حضور نور اللہ مرقدہٗ کی چند روزہ علالت کے دوران اور آپ کے ناگہانی انتقال پر جماعت سے جس والہانہ محبت فدائیت اور بے مثال عقیدت کا مظاہرہ کیا ان سطور میں صرف اس کا تذکرہ کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ امام وقت سے عقیدت و محبت کے یہ ایمان افروز مظاہر اس بات کا واضح اور بیّن ثبوت ہیں کہ احمدیت میں نظام قدرتِ ثانیہ سے وابستگی اور اس کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کے بچے بچے کے قلب و ذہن میں رچ بس گئی ہے۔

۲۶ مئی بروز بدھ حضور کو "بیت الفضل" اسلام آباد میں نماز عشاء پڑھاتے ہوئے شدید کمزوری محسوس ہوئی اور اس قدر ضعف ہوا کہ بقیہ نماز حضور نے بیٹھ کر اور مختصر پڑھائی نماز سے فراغت کے بعد حضور جلد اوپر اپنے کمرے میں تشریف لے گئے۔ یہ تھا حضور کی اس بیماری کا آغاز جو آخر کار جان لیوا ثابت ہوئی۔ حضور کی صحت کی اچانک خرابی اور اگلے چند روز میں بگڑتی ہوئی اور تشویشناک حالت کی اطلاعات عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے بڑی پریشان کن اور باعث اضطراب تھیں چنانچہ حضور کی صحت کے بارے میں احباب جماعت کو تازہ بتازہ اطلاعات فراہم کرنے کے لئے فوری طور پر احمدیہ مشن ہاؤس اسلام آباد اور احمدیہ مسجد نور راولپنڈی میں اطلاعات کے دو ہنگامی مراکز قائم کر دیئے گئے جو دن رات کام کرتے رہے۔ ان مراکز میں دن رات ڈیوٹی دینے والوں میں بچے۔ جوان اور بوڑھے سبھی شامل تھے جنہوں نے پوری ذمہ داری اور خلوص کے ساتھ اپنے مفوضہ کام کو باحسن نبھایا۔ ان مراکز کا بیت الفضل سے براہ راست رابطہ تھا اور جونہی حضور کی صحت کے بارے میں ڈاکٹروں کی جاری کردہ رپورٹ موصول ہوتی اسے ان مراکز کے ذریعہ فوری طور پر پاکستان اور بیرون پاکستان جماعت کے ذمہ دار افراد تک پہنچا دیا جاتا جنہوں نے اس اطلاع کو آگے اپنی اپنی جماعت کے جملہ احباب تک پہنچانے کا انتظام کیا ہوا تھا اس طرح حضور کی صحت کے بارے میں اطلاعات چند گھنٹوں میں احباب جماعت تک پہنچ جاتیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے خود مخلصین جماعت میں پایا جانیوالا اضطراب اور بے چینی بھی ناقابلِ بیان تھی ملک کے کونے کونے سے عہدیداران جماعت اور مخلصین بیت الفضل پہنچ رہے تھے۔ اس کے علاوہ اطلاعات کے ہر دو مراکز اور بیت الفضل میں ٹیلیفون کالوں کی اس قدر بھرمار ہوتی تھی کہ ڈیوٹی پر موجود خدام و انصار کے لئے اپنی جگہ سے اٹھنا ممکن نہ تھا حضور کی علالت کے چند روز ہر مخلص احمدی نے بڑے کرب اور اضطراب میں گذارے۔ حضور کی صحت کی اطلاع اطمینان بخش ہوتی تو ہر سننے والے کی زبان سے بے ساختہ الحمد للہ کے الفاظ نکلتے اور چہرہ سے خوشی کا اظہار ہوتا۔ جماعت نے اپنے آقا کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے انتہائی تضرع اور گریہ وزاری سے انفرادی اور اجتماعی دعائیں کیں۔ نقدی اور ان گنت جانوروں کی قربانیوں کی صورت میں صدقات بھی دیئے انفرادی اور اجتماعی روزے بھی رکھے علاج معالجہ میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ الغرض جاں نثاروں کی اس جماعت نے اپنے امام ہمام کی زندگی بچانے کے لئے سب جتن کئے لیکن سب تدبیریں اور کوششیں ہیچ ثابت ہوئیں اور حضور جانبر نہ ہو سکے اور بالآخر ۹ جون کو علی الصبح پون بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

کل من علیھا فان ویبقیٰ
وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

حضور کے انتقال کی دلخراش اور المناک خبر متذکرہ بالا انتظام کے تحت فوری طور پر راتوں رات اندرون اور بیرون ملک پہنچا دی گئی۔ میں نے اکثر جماعتوں کے احباب سے جب ربوہ میں اس بارے میں استفسار کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ دور دراز کے دیہات کے احمدیوں کو بھی راتوں رات اس سانحہ کی اطلاع پہنچ گئی تھی ملک کے کونے کونے میں چند گھنٹوں کے اندر اندر اطلاعات پہنچانے کا یہ انتظام جہاں اپنے امام سے مخلصین کی محبت اور فدائیت کا ثبوت ہے وہاں منتظمین بھی اس کے لئے قابلِ داد اور لائق تحسین ہیں۔

حضور کی ناگہانی جدائی ہر احمدی کے لئے ناقابلِ برداشت صدمہ تھی۔ جوں جوں جماعتوں میں اس سانحہ کی اطلاع پہنچی مخلصین جماعت دیوانہ وار بسوں۔ کاروں۔ ہوائی جہازوں اور دیگر ذرائع سے ربوہ کو روانہ ہوگئے۔ اور سوگواروں کی آمد کا یہ سلسلہ ۱۰ جون کی شام (یعنی حضور کی تدفین تک جاری رہا۔ اپنے پیارے امام سے والہانہ محبت کا یہ منظر یقیناً بے مثال ہے۔

پھر اپنے محبوب سے عقیدت اور محبت کا وہ مظاہرہ بھی تو ایمان افروز تھا جو ربوہ میں حضور کے آخری دیدار کے موقع پر دیکھنے میں آیا۔

جون کی قیامت خیز گرمی۔ چلچلاتی دھوپ اور آگ برسانے والی لُو میں ملک کے کونہ کونہ اور بیرونی ملکوں سے آنے والے تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ افراد کا لمبی لمبی قطاروں میں کھڑے ہو کر حضور کی آخری زیارت کے لئے گھنٹوں انتظار کرنا اگر پیارے امام سے ان کی محبت اور عقیدت کا مظاہرہ نہیں تو اور کیا تھا؟ آنکھیں اشکبار تھیں دل سوگوار۔ شدتِ گرمی سے ہونٹ اور گلے خشک اور کلیجہ منہ کو آرہا تھا مگر دل میں یہ تڑپ اور آرزو تھی کہ کم از کم ایک بار حضور کی آخری زیارت تو ضرور نصیب ہو۔ ان عاشقانِ خلافت میں بچے بھی تھے اور بوڑھے بھی مرد بھی تھے اور عورتیں بھی حتیٰ کہ بعض مائیں اپنے دودھ پیتے اور کمسن بچوں کو ساتھ لیکر دیوانوں کی طرح کشاں کشاں ربوہ پہنچی تھیں۔

خلافت اور امام سے والہانہ عقیدت کا ایک اور ایمان افروز مظاہرہ اور قابل دید منظر وہ بھی تھا جب مسجد مبارک کے لاؤڈ سپیکر سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے انتخاب کا اعلان ہوا۔ اعلان کے الفاظ کانوں میں پڑنا تھا کہ کڑکتی دھوپ میں سراپا انتظار اور مضطرب عشاق نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے دیوانہ وار دوڑتے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہوئے والہانہ انداز میں مسجد کی طرف دوڑے یہاں تک کہ دیکھتے ہی دیکھتے مسجد اور اس کے وسیع صحن میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی اور ہزاروں احباب مسجد سے باہر چلچلاتی دھوپ میں نماز عصر ادا کی اور بیعتِ خلافتِ رابعہ میں شریک ہوئے۔

الغرض قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کی علالت انتقال اور مظہر رابع کے انتخاب تک امام وقت اور نظامِ قدرت ثانیہ سے والہانہ محبت، وابستگی، جاں نثاری اور فدائیت کے کئی مناظر آنکھوں نے دیکھے جن کی بنا پر علیٰ وجہ البصیرت یہ کہا جا سکتا ہے کہ خلافت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو بیش قیمت بلکہ انمول انعام ودیعت کر رکھا ہے جماعت اس کی قدردان ہے اور اس کی قدر و منزلت سے بخوبی واقف اور شناسا ہے اور

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

کے خدائی ارشاد کے مطابق خلافت کا یہ بابرکت سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ ہم میں قائم رہے گا انشاء اللہ۔

خدا کرے کہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں ہمیشہ خلافت احمدیت سے وابستہ اور اس کے فدائی اور جاں نثار رہیں تا خدا کے وہ وعدے جلد اور پوری شان کے ساتھ پورے ہوں جو اس نے اپنے پیارے (حضرت اقدس) سے کئے ہوئے ہیں۔ اسی میں ہماری نجات ہے اسی بات پر زور دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر فرمایا تھا:۔

"جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو وہ خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا کر سکتا ہے"

(الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۶ء)

گم شدہ گھڑی

میری کلائی کی گھڑی (NENO) جس کا ڈائل اور چین سفید رنگ کا ہے۔ ایوان محمود کے باتھ روم سے گم ہوگئی ہے۔ جس دوست کو ملی ہو خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

مشتاق احمد صدیقی
کوارٹر نمبر ۲۴۵-بی
بالمقابل پیکیجز کوارٹرز ایل ڈی اے
لاہور نمبر ۳۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک عہد کی تجدید !

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (اللہ ان پر راضی ہو) کے ساتھ مل کر ہم نے اس عہد کی تجدید کی تھی اور اب بھی کرتے ہیں :-

" ہم دین اور دین کے مصالح کو دنیا اور اس کے سب سامانوں اور اس کی ثروت کو دنیا اور اس کے سب سامانوں اور اس کی ثروت اور وجاہت پر بہرحال مقدم رکھیں گے اور دنیا میں دین کی سربلندی کے لیے مقدور بھر کوشش کریں گے "

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ بھی حضور نے دین حضرت خاتم الانبیاء کی سربلندی اور غلبہ کے لیے جاری فرمایا تھا۔ جس کے شیریں ثمرات آپ کے سامنے ہیں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں ہر آن اضافہ ہو رہا ہے۔ حضور (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) کی مبارک تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے مالی قربانیاں جاری رکھ کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تعلیمی کلاسیں

مجلس اطفال الاحمدیہ راولپنڈی صدر کے زیر اہتمام ۳ مئی تا ۵ مئی تعلیمی کلاسیں مختلف حلقوں میں منعقد ہوئیں جن میں ۵۴ اطفال روزانہ شامل ہوتے رہے۔

مورخہ ۶ مئی بروز جمعرات شام ۵ بجے مسجد نور میں اجتماعی کلاسیں منعقد ہوئی جسمیں اطفال نے شمولیت کی۔

ان تعلیمی کلاسز میں مرکزی امتحانات (ستارہ اطفال، ہلالِ اطفال، قمرِ اطفال) کے نصاب کی تیاری کروائی گئی۔ قیادت ہذا کے تمام اطفال کو نصاب، طفل کا وعدہ اور احمدی کی تعریف نوٹ اسٹیٹ کروا کر دی گئی۔

حلقوں میں یہ تعلیمی کلاسیں نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد نماز سنٹر میں منعقد ہوتی رہیں مربیانِ اطفال ہر نصاب کی علیحدہ علیحدہ تیاری کرواتے رہے۔ یہ تعلیمی کلاس روزانہ حلقوں میں ½ ۱ گھنٹہ جاری رہی۔

اجتماعی کلاس مسجد نور میں سوا دو گھنٹے جاری رہی۔ اس میں ہر نصاب کی علیحدہ تدریس ہوئی جس کی نگرانی مربیانِ اطفال نے کی۔

اس تعلیمی کلاس میں حاضری اور نگرانی کے لیے تین نگران مقرر کیے گئے جو کلاس شروع ہونے سے پہلے تمام اطفال کو یاد دہانی کرواتے رہے۔ ہر نگران کے ذمہ دو حلقے تھے۔ ہر کلاس کے اختتام پر اطفال میں مٹھائی تقسیم کی جاتی رہی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر)

وقفِ جدید

اور

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آئندہ چند روز تک رمضان المبارک ہمیشہ کی طرح اپنی پوری برکات کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس ماہ مبارک میں اپنا مال اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کثرت سے خرچ فرمایا کرتے تھے۔ امید ہے کہ آپ ان مبارک ایام میں اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق پائیں گے اور وقفِ جدید کو بھی ضرور یاد رکھیں گے

جملہ احباب جماعت کوشش فرمائیں کہ ۲۹ رمضان المبارک سے قبل اپنا اور اپنے اہل و عیال کا چندہ وقف جدید سو فیصد ادا کر دیں۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جانے والی دعائیہ فہرست میں آپ کا نام بھی شامل ہو سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

امراء صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال وقفِ جدید سے گزارش ہے کہ اس کارِ خیر میں حصہ لینے کے لئے احباب کی مدد فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

درخواستِ دعا

- مکرم عبدالباسط صاحب آف گوجرہ نائب قائد ضلع فیصل آباد کو ۱۱ رجون ربوہ میں ڈیوٹی کے دوران ایک حادثہ پیش آیا جس کی سے دائیں ٹانگ کا فریکچر ہو گیا ہے پلستر کروایا گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لیے دعا فرمائیں۔ (میاں مبارک احمد سیکرٹری تحریک جدید فیصل آباد)
- خاکسار ۲ رجون سے سخت دانت درد اور بخار کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہے تکلیف بہت زیادہ ہے اور منہ پھول جانے کی وجہ سے کھل نہیں سکتا لہٰذا کوئی شے سوائے شربت وغیرہ کے نہیں کھا سکتا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(سلطان احمد ارشاد پی۔ اے۔ ایف شارع فیصل کراچی نمبر ۸)

- عاجز کے دوست مکرم شوکت علی صاحب بینک منیجر چوہڑ کانہ کالونی کا عطاء المنان ایک حادثہ میں زخمی ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے مکمل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار کینال کالونی چوہڑ کانہ)

- ۱۵ رجون کو خاکسار کی والدہ محترمہ کی ناک کا اپریشن ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحتِ کاملہ عطا فرمائے آمین۔

(بشیر حسین تنویر سعود آباد فیصل آباد)

- خاکسار عرصہ ۲۰ روز سے مثانے کے نیچے انتڑیوں میں درد میں مبتلا ہے۔ ۱۰ رجون کے ۴ بجے میمن ہسپتال حیدرآباد میں اپریشن ہوا جو کامیاب رہا لیکن ابھی تک انتڑیوں میں سوجن اور درد ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاکسار کو مکمل صحت یابی سے نوازے آمین۔ (ماسٹر مبارک احمد شاہد گورنمنٹ پرائمری سکول نفیس نگر ضلع بھریا کر)
- میرے داماد عزیزم عباس محمود مع اہل و عیال ملازمت کے سلسلہ میں پاکستان سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت خاص میں رکھے۔ مزید ترقیاں، خوشیاں اور برکتیں عطا کرے اور بخیریت واپس لائے۔ آمین۔

(شیخ جمیل احمد رشید ریونیو آفیسر واپڈا ۱-۸/۱۸۷ گلبرگ III لاہور)

نمایاں کامیابی

امسال عزیزم عمران اشرف ولد چوہدری محمد اشرف آف ربوہ نے گورنمنٹ ہائی سکول موسیٰ خیل سے میٹرک کے امتحان میں ۷۴۶/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے ضلع میانوالی میں اول اور سرگودھا بورڈ میں پندرہویں پوزیشن حاصل کی اور وظیفہ کے حقدار ٹھہرے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم موصوف کو مزید کامیابیوں سے نوازے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (محمد اشرف ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول موسیٰ خیل میانوالی)

برائے توجہ لجنات

امسال فضل عمر درس القرآن کلاس انشاء اللہ ۲۸ جولائی تا ۱۱ اگست ۱۹۸۲ء ربوہ میں منعقد ہوگی۔ تمام لجنات کی صدریں ابھی سے زیادہ سے زیادہ بچیوں کو کلاس میں شرکت کی طرف توجہ دلائیں اور زیادہ تعداد میں طالبات شامل ہو کر اس کلاس سے استفادہ کریں۔ آنے والی طالبات کی فہرستیں ایک ہفتہ قبل آ جانی چاہئیں تاکہ اس کے مطابق رہائش کا انتظام کیا جا سکے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ناظم صاحب اطفال! اپنا جائزہ لیجئے

- کیا آپ امام وقت کو دعا کیلئے لکھتے رہتے ہیں۔؟
- کیا آپ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کارگذاری بروقت مرکز کو روانہ کر دی ہے؟
- کیا آپ نے اس ماہ اطفال کے دو اجلاس عام اور دو اجلاس عاملہ منعقد کروائے ہیں؟
- کیا آپ نے کم از کم ایک جلسہ یوم والدین منعقد کروایا ہے؟
- کیا آپ کا اطفال اور ان کے والدین سے براہِ راست رابطہ ہے؟
- کیا آپ مرکز سے رابطہ قائم رکھتے ہیں؟
- کیا آپ نے مرکز سے آمدہ خطوط پر کماحقہ عمل کیا ہے؟

اگر ان کا جواب اثبات میں ہے تو آپ بہترین ناظم اطفال ہیں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بقیہ قرار دادِ تعزیت

صاحب، صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب۔ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم صاحبہ۔ نیز جملہ ہمشیرگان اور برادران حضور نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں اپنے انتہائی دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور اس شدید ترین صدمہ اور غم کا اپنا غم سمجھتے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!

سیدنا حضور مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے ہم سب پر جس قدر بے پایاں احسانات ہیں اور آپ کی جس عظیم شفقت اور پیار کے ہم سب مورد رہے ہیں اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر درجات عطا فرمائے۔ ہم سب کو صبر کی توفیق بخشے اور ہمیں اس قابل بنائے کہ ہم قیامت کے دن حضور کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔ آمین۔

ہم اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ حضور نور اللہ مرقدہٗ نے جو توقعات ہم سے وابستہ کر رکھی تھیں ان پر اس طرح پورا اترنے کی کوشش کریں گے کہ ہمارا خدا بھی ہم سے راضی ہو اور حضور کی روح کو بھی اس سے خوشی اور مسرت حاصل ہو۔ وباللہ التوفیق۔

ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم کا بھی صمیم قلب سے اقرار کرتے ہیں کہ اس نے محض اپنے فضل اور احسان سے ہمارے زخمی اور دکھی دلوں کی پکار کو سنا اور اس شدید صدمہ اور انتہائی رنج و غم کے موقع پر۔ خلافتِ حقہ راشدہ رابعہ کی صورت میں آسمان سے ہم پر سکینت نازل فرمائی اور ہماری یتیمی کی حالت پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں ایک انتہائی شفیق۔ ہمدرد۔ غمگسار اور محبت کرنے والا آقا اور روحانی باپ عطا فرمایا۔ ہماری روحیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ اس صادق الوعد خدا نے ایک مرتبہ پھر اپنا وعدہ پورا فرمایا اور قدرت ثانیہ کی چوتھی تجلی سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صورت میں۔ رمضان روشن کی طرح ہم پر طلوع فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہم سب حضور پر نور سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں غیر متزلزل اطاعت اور وفاداری کا اقرار کرتے ہیں اور یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ اپنے محبوب پیارے اور مطاع آقا کے ہمیشہ جاں نثار اور وفادار غلام ہوں گے۔ اور ہمیں یقین واثق ہے کہ حضور کی شفقت کی بارشیں ہم پر پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ نازل ہوتی رہیں گی۔

حضور کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہمارے لئے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام۔ احمدیت اور خلافت کا سچا اور مثالی خادم بنائے۔ اور حضور اقدس کے ارشادات کی تعمیل میں ہمیں اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور پر نور کو صحت و سلامتی والی لمبی۔ فعال اور کامیاب و کامران زندگی عطا فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے حضور اقدس کو بے شمار برکتوں اور فتوحات سے نوازے۔ آمین۔ اللھم آمین!

حضور کے ادنیٰ غلام
ربوہ کے باسکٹ بال کھلاڑی اور منتظمین

ضروری وضاحت

"ملک کے بعض اخبارات میں کسی ڈاکٹر حافظ فداء الرحمٰن کی طرف سے یہ بیان شائع ہوا ہے کہ وہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کام کرتا رہا ہے۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اس نام کا کوئی ڈاکٹر کبھی بھی کسی حیثیت سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ملازم نہیں رہا۔"

(لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر)

مسجد مبارک میں درس القرآن کا وقت

احباب کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے امسال ماہ صیام میں قرآن کریم کا درس بعد نماز عصر ہوگا۔ نماز عصر سوا چار بجے ہوا کرے گی۔

درس ساڑھے چار بجے سے ساڑھے چھ بجے شام تک ہوا کرے گا۔

البتہ جمعہ کے دن درس مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کے معاً بعد ہوگا۔

یکم رمضان المبارک کو درس کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کریں گے۔ احباب کثرت سے شامل ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ✤ مینجر

قائدینِ مجالس اور اضلاع خدّام الاحمدیّہ متوجّہ ہوں!

حضورِ انور نور اللہ مرقدہٗ کے خطاب (۲۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء بر موقع اجتماع انصار اللہ مرکزیہ) کی روشنی میں مجلس خدّام الاحمدیّہ مرکزیہ نے جو تعلیمی سکیم بنائی تھی اُس کا اب تیسرا مرحلہ گزر رہا ہے۔ قائدینِ اضلاع خدّام الاحمدیّہ کے ذریعہ تعلیم القرآن کے کوائف فارم مجالس کے لیے بھجوائے گئے ہیں۔ قائدینِ مجالس سے درخواست ہے کہ وہ قائدینِ اضلاع سے یہ فارم حاصل کر کے ۱۵ اگست ۱۹۸۲ء تک صحیح کوائف کے ساتھ یہ فارم پُر کر کے قائدینِ اضلاع کی وساطت سے مرکز میں بھجوا دیں اور جو خدّام و اطفال ناظرہ نہیں پڑھ رہے اُن کو ناظرہ پڑھانے کا انتظام فرمائیں۔ اور جو خادم یا طفل میٹرک سے قبل پڑھائی چھوڑ چکا ہے اُس کو بھی میٹرک تک پڑھانے کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں!

خاکسار
مرزا فرید احمد
نائب صدر مجلس خدّام الاحمدیّہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah